بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L-5254

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۱ شوال ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۳۰ شہادت ۱۳۳۸ھش ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۰۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"درد ابھی تک ہے"۔

احباب خاص توجہ، التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور پوری صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

عالمی بنک نہر سویز کو ترقی دینے کیلئے متحدہ عرب جمہوریہ کو قرض دے گا

نہر کو ترقی دینے کے اس خصوصی منصوبے پر ۹ کروڑ پونڈ کی رقم خرچ ہوگی

قاہرہ ۲۹ اپریل۔ عالمی بنک نہر سویز کو ترقی دینے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ کو ضروری قرضہ دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ قرضہ کی حاصل کردہ رقم کا ایک بڑا حصہ نہر کو گہرا اور چوڑا کرنے پر خرچ کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ پورے منصوبے کی تکمیل پر ۹ کروڑ پونڈ کی رقم خرچ ہوگی منصوبے کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لینے کے لئے عالمی بنک کے ماہروں کا ایک وفد پہلے ہی قاہرہ پہنچ چکا ہے۔ عالمی بنک کے صدر مسٹر یوجین بلیک بھی اگلے ماہ کے وسط تک قاہرہ جائیں گے۔ اور قرضہ سے متعلق معاہدے کو آخری شکل دیں گے۔

حکومت ترکی نے ۷۰۰ کرد قبائلیوں کو پناہ دینے کا فیصلہ کر لیا

اس فیصلے کا ترکی اور عراق کے دوستانہ تعلقات پر اثر نہیں پڑیگا

انقرہ ۲۹ اپریل۔ ترکیہ کے محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کل اس خبر کی تصدیق کرتے ہوئے کہ عراق کے ۷۰۰ کرد قبائلی سرحد عبور کر کے ترکی میں آ داخل ہوئے ہیں بتایا کہ ان قبائلیوں کو بین الاقوامی طریق کے مطابق ترکی میں پناہ دے دی جائے گی۔ ترجمان نے اس خیال کا بھی اظہار کیا کہ اس کا ترکی اور عراق کے دوستانہ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا ــــ کردستان کے قبائلی علاقہ کے ایک ترک ماہر نے کل ایک بیان میں اس خیال کا اظہار کیا کہ موصل کی بغاوت کے بعد عراقی کردستان میں جو غیر یقینی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ سے یہ قبائلی ترک وطن کر کے ترکی چلے آتے ہیں۔ اس ماہر نے بتایا کہ ۱۹۴۷ء میں علاقہ برزان کے جو قبائل ترک وطن کر کے روس میں جا آباد ہوئے تھے۔ عراق کی موجودہ حکومت نے انہیں دوبارہ عراق آنے کی اجازت دے دی ہے۔ ان قبائل اور کرد قبائل میں قدیم سے شدید مخاصمت ہے۔ ان حالات میں انہوں نے ترکی میں پناہ لی ہے:

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کر دیا گیا

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۹ اپریل۔ کل شام یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت شیخ محمد نصیب صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں (ضلع شیخوپورہ) کی نعش کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ خاص میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت شیخ صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۹ء کو ۷½ بجے شام کے قریب خانقاہ ڈوگراں میں وفات پائی تھی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قریباً ۸۰ سال تھی۔ آپ کا جنازہ بذریعہ ٹرک وہاں سے کل ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ کو خاصی دور تک کندھا بھی دیا۔ بعد تدفین قبر تیار ہونے پر محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور خارجہ نے دعا کرائی

(باقی صـ۸ پر)

گورنروں کی کانفرنس جمعرات کو شروع ہوگی

کراچی ۲۹ اپریل۔ گورنروں کی کانفرنس ۳۰ اپریل کو صدارتی سکرٹریٹ میں منعقد ہوگی۔ جس میں صدر جنرل محمد ایوب خاں صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔ کانفرنس کے لئے بھاری ایجنڈا تیار کیا گیا ہے۔ جو بالعموم حکومت کی ایسی پالیسیوں سے تعلق رکھتا ہے جن کی غرض و غایت عوام کی بہبود ہے ــ کانفرنس میں صنعت، سماجی بہبود، خوراک اور دوسرے اقتصادی امور سے متعلق حکومت کی پالیسی پر غور کیا جائے گا۔ کانفرنس دو دن تک جاری رہے گی۔ اور اس میں دونوں صوبوں کے گورنر، صدارتی کابینہ کے ارکان دونوں صوبوں کے چیف سکرٹری، پاکستانی فوج کے کمانڈر انچیف مختلف علاقوں کے مارشل لا ایڈمنسٹریٹر، چیف کمشنر کراچی اور صدارتی کابینہ کے اعلیٰ افسر بھی شرکت کریں گے۔

صدر کراچی واپس پہنچ گئے

کراچی ۲۹ اپریل۔ صدر جنرل محمد ایوب خاں وزیر صحت لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی اور وزیر تجارت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی معیت میں کراچی واپس پہنچ گئے:

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری

سیرالیون سے لائبیریا پہنچ گئے

لائبیریا کے دارالحکومت منروویہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ سیرالیون مشن کے سابق مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری سیرالیون سے منروویہ پہنچ گئے ہیں۔ اب آپ مبلغ انچارج کی حیثیت سے لائبیریا میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کریں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم مولوی صاحب کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان کے شاندار نتائج ظاہر ہوں۔ آمین

درخواست دعا

سیلون سے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ سیلون کو ایک حادثہ پیش آیا ہے۔ جس میں ان کے ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کی جلد شفایابی کے لئے دعا کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

چین کے سولہ نائب وزرائے اعظم

پیکنگ ۲۹ اپریل۔ چینی پارلیمنٹ کے اجلاس میں نئی وزارت کے ارکان کی منظوری دے دی گئی۔ وزارت کے ارکان تقریباً وہی ہیں البتہ نائب وزرائے اعظم کی تعداد ۱۶ تک پہنچ گئی ہے

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء

صحیح مذہب

ایک معاصر سے۔

"مشہور کتاب The way of the Transgressor "خاصب کا راستہ" کے مصنف اور نامہ نگار ہیگلی فارسن (Hegly Farson) نے ڈنمارک کے دور کے بعد اپنے تأثرات قلم بند کئے ہیں جو ڈنمارک ہی کے ایک چوٹی کے اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ ہیگلی فارسن ڈنمارک کے متعلق اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس ملک میں ہر طرف خوشحالی اور پُر سکون خوبصورتی نظر آتی ہے۔ لوگوں کا مزاج بظاہر ٹھنڈا اور بظاہر صحت مند نظر آتا ہے۔ لیکن جسمانی یکسانیت سے ایک مضبوط انسان کے جذبات میں اضمحلال پیدا ہوتا ہے۔

پیدا ہونے کے بعد ہی سے ڈنمارک کے ہر باشندے کی دیکھ بھال اور نگہداشت شروع ہو جاتی ہے۔ اس طرح کوئی چیز ایسی نہیں رہ جاتی۔ جس کے لئے جدوجہد کی جائے۔ یہاں خودکشی کی شرح دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ اور اس کی وجہ ضرورت سے زیادہ عقل پرستی ہے۔ اور اس کا سبب خدا کے وجود کی نفی ہے۔ ہمیں ایک چرچ کی ضرورت ہے۔ جو عوام کے ساتھ حقیقی رابطہ پیدا کر سکے۔ ایک فلاحی ریاست اس کے تحفظ اور بقا کی اس جبلت کو ختم کر دیتی ہے۔ جو ہر انسان میں فطری طور پر موجود ہوتی ہے انسان کے لئے کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہ جاتی جس کے لئے وہ کاوش کرے۔ خطرات اور مشکلات کے دور ہو جانے سے اعصاب کے مریضوں میں زیادتی ہو جاتی ہے شرح پیدائش گر جاتی ہے۔ اور خودکشی کی شرح بڑھنے لگتی ہے۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ دانایانِ مغرب تجربہ اور مشاہدہ سے اس حقیقت کا عرفان حاصل کر رہے ہیں۔ کہ محض مادی سہولتوں کی کفایت اور فراوانی بھی جو انسان عقل پرستی سے حاصل کر سکتا ہے۔ انسانی زندگی میں توازن قائم رکھنے میں سخت ناکام ثابت ہوئی ہے۔

یورپ ہی نہیں بلکہ یورپ کے اثر سے آج تمام دنیا میں مادہ پرستی کا دور دورہ ہو چکا ہے۔ عام انسان اپنی مادی ضروریات پوری کرنے کے پیچھے پڑا رہتا ہے۔ اس نے مذہب اور اخلاق کو چھوڑ دیا ہے۔ صنعت و حرفت تجارت اور دیگر ذرائع جن سے انسان روپیہ کما سکتا ہے بہت ترقی کر گئے ہیں۔ انہیں سوائے دنیا کی مادی نعمتیں سمیٹنے کے اب کسی چیز کی فکر نہیں رہی۔ اس کا جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اس کا نمونہ ڈنمارک کے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی مادی ضرورت پوری ہونے میں کوئی روک نہیں رہی۔ لیکن اس کے باوجود یہاں خودکشی کی شرح ساری دنیا سے زیادہ ہے۔ حالانکہ اگر زندگی صرف مادی ضروریات کی کفایت تک محدود ہوتی۔ تو یقیناً یہ شرح سب ممالک سے کم ہوتی۔ بلکہ چاہیئے تھا کہ یہاں کوئی شخص ایسے فعل کا مرتکب ہی نہ ہوتا

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی زندگی مادی ضروریات کی تسکین تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ زندگی کے تقاضے دنیاوی نعمتوں اور عقل سے وسیع تر ہیں۔ جن کے پورا ہونے کے بغیر توازن حیات پیدا نہیں ہو سکتا۔ وہ تقاضے کیا ہیں۔ خود مصنف نے اس کا جواب دیا ہے۔ جیسا کہ اس نے کہا ہے۔

"اس کی وجہ ضرورت سے زیادہ عقل پرستی ہے۔ اور اس کا سبب خدا کے وجود کی نفی ہے۔ ہمیں ایک چرچ کی ضرورت ہے جو عوام کے ساتھ حقیقی رابطہ پیدا کر سکے ایک فلاحی ریاست اس کے تحفظ اور بقا کی اس جبلت کو ختم کر دیتی ہے۔ جو ہر انسان میں فطری طور پر موجود ہوتی ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان اس نظریہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے یہی دنیا ہے۔ زندگی اس دنیا سے شروع ہوتی ہے۔ اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتی ہے۔ اور اس کے پہلے اور پیچھے کچھ نہیں۔ تو جب انسان عقل کی طفیل اس زندگی کی مادی نعمتیں حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس کے لئے زندگی میں مزید دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ وہ نہ تو خدا تعالیٰ کا قائل ہوتا ہے اور نہ اس کو آئندہ زندگی میں اپنے اعمال کے احتساب کی فکر ہوتی ہے اور ایک بندہ نفس بن جاتا ہے۔ اخلاق اس کے لئے بے معنی ہو جاتا ہے۔ دوسرے انسانوں سے اس کا تعلق محض خود غرضی کا رہ جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ ایک عفریت بن جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے جرائم کرنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ اور یا پھر وہ اپنی زندگی میں ایک خلا کو محسوس کرنے لگتا ہے اور مایوسیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

آج یورپ کے معاشرہ میں یہی دوگونہ بیماری پھیلتی جا رہی ہے۔ اور اس کے عقلمند لوگ سوچنے لگے ہیں کہ سائنس کی انتہائی ترقی اور مادی سہولتوں کی کثرت کے باوجود کیوں اطمینان قلب حاصل نہیں۔ چنانچہ اب وہ پھر مذہب کی طرف آنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی ایک بڑی مشکل حائل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو ذہنی اور عقلی ترقی یورپ کا انسان کر چکا ہے۔ اس کی وجہ سے اب وہ کسی ایسے مذہب کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو ان کے سامنے مذاہب کو بطور ایک کھوکھلے ایمان کے پیش کرتا ہو۔ اور جس کو عقل تسلیم نہ کر سکتی ہو۔ سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ یورپ کے سامنے جو مذہب کا نمونہ ہے۔ وہ موجودہ عیسائیت ہے۔ یہ مذہب جو دراصل حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی تعلیم پر مبنی نہیں۔ بلکہ رومن بت پرستی کا چربہ ہے۔ محض توہمات کا پلندہ بن کر رہ گیا ہے۔ اور اس نے ایک خیالی دینی عمارت تعمیر کر رکھی ہے۔ جس کے پیچھے سوائے ناموں کے کوئی ٹھوس حقیقت نہیں۔ کیونکہ اس کی بنیاد محض اس بات پر ہے کہ محض یسوع مسیح پر ایمان لانے سے انسان نجات پا جاتا ہے۔ اور یسوع مسیح خود خدا تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ جس نے اپنے آپکو دنیا کے گناہوں کے لئے قربانی چڑھا دیا۔ اور انسانی صورت اختیار کر کے صلیب پا کر تین دن مردہ رہ کر پھر زندہ ہو گیا۔

یہ افسانوی مذہب موجودہ انسانی ترقی یافتہ ذہنیت کو قطعاً اپیل نہیں کر سکتا اور یورپ کا مذاہب سے انحراف اسی عیسائیت کی وجہ سے شروع ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب جو لوگ عیسائیت کا احیاء کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اب عیسائیت کی نئی نئی توجیہات کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ عیسائیت کا ڈھانچہ ابھی تک وہی ہے۔ جو پہلے تھا اس لئے یہ مذہب اب کسی صورت میں بھی موجودہ مغربی ذہنیت کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ یورپ کو مذہب کی طرف راجع کرنے کے لئے اس کے سامنے مذہب کا صحیح تصور پیش کیا جائے۔ اس ضمن میں اس امر کا لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کہ اگرچہ مذہب مابعد الطبیعات حقائق سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن یہ حقائق ایسے نہیں ہیں جن کا تجربہ اور مشاہدہ نہ ہو سکے۔ اگرچہ ان کے تجربہ اور مشاہدہ کی نوعیت ایسے تجربہ اور مشاہدہ کی نوعیت سے مختلف ہے جو محسوسات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

مابعد الطبیعاتی حقائق میں سے بنیادی چیز اللہ تعالیٰ کا وجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس پر حکمت کارخانہ کی حکمتوں سے اس کے بنانے والے وجود کا قائل کیا جا سکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے وجود کے کامل یقین کے لئے اس قدر کافی نہیں ہے کہ ٹھوس ایمان کی بنیاد بن سکے۔ اور نہ ایسا ناتمام ایمان ہماری زندگی میں وہ پسندیدہ تبدیلی پیدا کر سکتا ہے۔ جس سے ہمیں حقیقی اطمینان قلب کی نعمت حاصل ہو سکتی ہے۔

آجکل یورپ اور امریکہ میں مادیات کے ردعمل میں بہت سی نام نہاد روحانی تحریکیں پیدا ہو رہی ہیں۔ جو زیادہ تر عیسائیت کے ہی گرد گھومتی ہیں۔ ان میں سے نہ تحریکیں بہت جلد ہر دلعزیزی حاصل کر رہی ہیں۔ جو مثلاً بیماریوں کے علاج بالایمان کی دعویدار ہیں۔ ایسی تحریکوں کی اگر کوئی اصلیت ہے تو وہ صرف ہپناٹزم یا مسمریزم کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا کوئی پائیدار اور یقینی علم نہیں دے سکتیں۔ ان کی حقیقت فریب دہی یا فریب نفس سے زیادہ نہیں ہے۔ اس لئے ایک صحیح مذہبی عرفان ایسی تحریکوں سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ موجودہ انسانی ذہنیت اس سے متسلی ہو سکتی ہے۔

صحیح مذہبی عرفان جو ٹھوس ایمان کی بنیاد بن سکتا ہے۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ صرف اس طریقے سے پیدا ہو سکتا ہے۔ جس طریقے سے اللہ تعالیٰ کے رسول علیہم السلام تلقین کرتے رہے ہیں۔ اور جو قرآن کریم میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ جس کو صلحاء و مجددین اسلام ہر زمانہ میں عملاً پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور جس کو اس زمانہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت تحدی سے پیش کیا ہے۔ حضور اقدس علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق باللہ حاصل کرنے کی راہوں کی کھلی کھلی نشاندہی فرمائی ہے۔ اور اپنے عمل سے اس کی مثال پیش کی ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ میں داخلہ ۱۰ مئی سے شروع ہو جائے گا۔ اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانا چاہتے ہوں وہ ان تاریخوں میں صبح ۷½ بجے دفتر میں تشریف لے آئیں۔ جہاں داخل ہونے والوں کا انٹرویو لیا جائے گا۔ کم سے کم تعلیم پرائمری لازمی ہے۔

نوٹ:۔ جن طلباء نے میٹرک ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ وہ اپنے امتحان کے نتائج نکلنے کے بعد داخل ہو سکیں گے جن کے لئے تاریخوں کا اعلان کر دیا جائیگا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۳)

یہ سردار اہل حدیث اور اپنے زمانے کے ایسے عالم کی شہادت ہے جن کے متعلق یہ قیاس بے جا نہیں کہ انہوں نے اسلام کے جملہ ائمہ کبار کا لٹریچر پڑھا ہوا ہوگا۔ اور کسی بڑے سے بڑے مؤید اسلام کی کوئی تصنیف و خدمت ان سے پوشیدہ نہ تھی۔ تبھی تو انہیں یہ لکھنے کی جرأت ہوئی تھی کہ ایسی کتاب تیرہ سو سال میں اس سے پہلے تصنیف نہیں ہوئی۔ ورنہ فوراً علماء ان کی تردید میں اٹھ کھڑے ہوتے اور ان کتب کی نشاندہی کر دیتے جو اسلام کی تائید میں براہین احمدیہ سے بہتر تصنیف ہوئی تھیں۔ ایسی حالت میں یہ گواہی بالخصوص ایسے شخص کی گواہی جس نے حضور کو نہایت قریب ہو کر دیکھا ہوا تھا۔ بہت ہی بڑی اہمیت رکھتی ہے

براہین احمدیہ میں خدا تعالےٰ کی ہستی کے دلائل، الہام پر برہمو سماج کے اعتراضات کے جوابات اور آریہ مذہب کے اسلام پر اعتراضات کے جوابات اور سورۃ فاتحہ کی ایسی بے نظیر تفسیر کہ چودہ سو سال میں اس سورۃ کے متعلق ایسی تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ یہ جملہ امور درج ہیں۔

حضور نے الہام کی ضرورت پر ایسے لاجواب دلائل ارشاد فرمائے کہ ان کے بعد الہام سے انکار کرنا نہایت مشکل ہو گیا اور حضور نے دلائل پر ہی بس نہیں کی بلکہ ان کے ثبوت میں اپنے ساتھ خدا تعالےٰ کا شیریں کلام بھی پیش کیا اور منکرین کو نہایت پیارے انداز میں دعوت دی۔

بات تب ہے کہ میرے پاس آئیں
میرے منہ پر وہ بات کہہ جائیں
مجھ سے اس دلستان کا حال سنیں
قصہ صورت و جمال سنیں
آنکھ پھوٹی تو خیر کان سہی
نہ سہی یونہی امتحان سہی

حضور کے الہامات میں آئندہ زمانے کے متعلق بے شمار پیشگوئیاں ہیں اس لئے اس چیلنج کا جواب کسی سے ممکن ہی نہ تھا۔ اس کتاب نے آریہ سماج کے اعتقادی برتری کے زعم کو ہمیشہ کے لئے توڑ کر رکھ دیا۔

اور اسلام کی جملہ مذاہب پر برتری کو ناقابل تردید طور پر ثابت کر دیا۔ اور یہی آنیوالے کی زندگی کا سب سے بڑا مشن تھا

دوسرے علمی معجزہ کی تقریب اس طرح پر پیدا ہوئی ۱۸۹۶ء میں ہندوستان کے جملہ مذاہب کے نمائندگان کی ایک کمیٹی نے پانچ اہم سوالات جو مذہب کا مغز ہیں شائع کئے اور تمام مذاہب کو وقت مقررہ کے اندر ان کے جوابات پیش کرنے کی دعوت دی۔ اور وہ سوالات یہ تھے:۔

۱:۔ انسان کی طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔
۲:۔ انسان کی زندگی کے بعد کی حالت۔
۳:۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی اصل غرض
۴:۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا و عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔
۵:۔ علم یعنی گیان و معرفت کے ذرائع کیا کیا ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سوالات کے جوابات لکھے اور خدائے علیم و خبیر نے جلسے کے انعقاد سے کئی دن پیشتر حضور کو الہام سے اطلاع دی جس کے مطابق ایک اشتہار بعنوان "سچائی کے طالبوں کیلئے ایک عظیم الشان خوشخبری" آپ نے شائع فرمایا جس میں حضور نے لکھا:۔

"یہ وہ مضمون ہے کہ جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق و معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا۔ کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے مجھے اسوقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے پر مجبور کیا۔ کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں۔ اور اس کو اوّل سے آخر تک سنیں۔ شرمندہ ہو جائیں گی اور ہرگز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھا سکیں خدا تعالےٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس کی پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو میں نے عالم کشف میں اسکے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا۔ اور اس کے چھونے سے اس محل میں ایک نور ساطع نکلا جو ارد گرد پھیل گیا۔ اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا۔ بلند آواز سے بولا اللّٰہ اکبر خربت خیبر۔ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ نور قرآنی معارف ہیں۔ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا۔ اور قرآن کی سچائی دن بدن پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے الہام ہوا ان اللّٰہ معک۔ ان اللّٰہ یکون اینما کنت"

مضمون کے شروع فرماتے ہی چند فقروں کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"چونکہ آج ہمیں قرآن شریف کی خوبیوں کو ثابت کرنا ہے۔ اور اس کے کمالات کو دکھلانا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہم کسی بات میں اس کے اپنے بیان سے باہر نہ جائیں۔ یہ وہ کامل کتاب ہے۔ جس پر تمام کتابوں کا خاتمہ ہے۔ غرض آج قرآن کی شان ظاہر ہونیکا دن ہے"

یہ جلسہ ۲۶ تا ۲۹ دسمبر لاہور میں منعقد ہوا۔ اور ہندوستان کے قریباً تمام مذاہب کے علماء و فضلاء ان سوالات پر اپنے اپنے مضمون لکھ کر لائے۔ ان میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی شامل تھے۔ اور بالاتفاق سب نے تسلیم کیا اور اس وقت ہندوستان کے قریباً تمام اردو اور انگریزی اخبارات نے اقرار کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ یہ خدا کی عجیب حکمت ہے کہ اسلام کی نمائندگی کے لئے اللہ تعالےٰ نے کسی اور وجود کو منتخب نہ کیا۔ اور آسمان پر وہی منتخب ہوا جس پتھر کو معماروں نے رد کیا تھا۔

اشتہار مذکور میں جس طرح پیشگوئی فرمائی گئی تھی۔ یہ مضمون دنیا میں پھیلا اس کے اسوقت قریباً دس زبانوں میں ترجمے ہو چکے ہیں۔ اور لاکھوں کی تعداد میں یہ کتاب چھپ چکی ہے اور قرآن کی شان کو ظاہر کر رہی ہے ۱۸۹۶ء میں بیرونی ہند میں حضور کو بہت ہی کم لوگ جانتے تھے لیکن حضور نے اس وقت پیشگوئی فرمائی تھی کہ یہ مضمون پھیلے گا۔ پس یہ معجزہ ایک حیرت انگیز معجزہ ہے جو ایک ایسے شخص کے ہاتھ سے ظاہر ہوا جو کسی بڑی درسگاہ کا فارغ التحصیل نہ تھا۔ جس نے کسی مسلمہ عالم سے دینی تعلیم حاصل نہ کی تھی جو دنیوی علوم سیکھنے کے لئے اپنے گاؤں یا بٹالہ سے آگے کبھی ایک دن بھی باہر نہ گیا تھا۔ اسے یہ علم جو آج دنیوی علوم کے انتہائے معراج میں بھی دلوں پر سکون و اطمینان کا نور نازل کرتا ہے خدائے علیم حکیم کے خزانوں کے سوا کسی اور جگہ سے نہ مل سکتا تھا۔

حضور کی زندگی کا مقصد قرآن کی حقانیت اور اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرنا تھا۔ اس معجزہ نے روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ کہ قرآن شریف خدا تعالےٰ کی زندہ اور آخری کتاب ہے۔ جس میں دنیا کی سب سچائیاں جمع ہیں۔ اور قرآن کے انوار کا مہبط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دل ہے۔ جو خدا کی طرف سے یہ علوم حاصل کر کے دنیا کو دے رہا ہے خدا تعالیٰ نے علوم قرآنیہ کے گنجینے خزائن حضور پر کھول دئے تھے۔ اور کیا سرور تھا۔ جو حضور کو اس کتاب کے حسن لازوال کے احساس سے ملتا تھا اس کا اندازہ اس شعر سے ہو سکتا ہے۔ جو حضور نے فرمایا۔ ع

دل میں میرے یہی ہے تیرا صحیفہ چوموں۔
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

تیسرا علمی معجزہ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے وقت عیسائیت کو ساری دنیا پر غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ اور اس کے عقائد کی اشاعت اس وسیع پیمانے پر ہو رہی تھی کہ دنیا کا کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہ کر سکتا تھا۔ اور عیسائیت کے عقائد میں سے سب سے خطرناک عقیدہ مسیح کے ابن اللہ ہونے اور اسی وجہ سے آسمان پر چڑھائے جانے کا تھا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ان دعوا للرحمٰن ولدًا وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدًا۔ یعنی قریب ہے کہ آسمان پھٹ کر گر جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر جا پڑیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے خدائے رحمان کا بیٹا قرار دیا ہے۔ اور خدائے رحمان کی شان کے یہ بالکل خلاف ہے کہ وہ کوئی بیٹا بنائے۔

پس اسلام کا خدا کی طرف سے بھیجا ہوا کوئی نمائندہ اس زمانے میں نمائندہ نہ کہلا سکتا۔ اگر وہ اس ابنیت کا اور مسیح کے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر

چڑھ جانے کے عقائد کی تردید نہ کرتا اسی لئے فخر رسل سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے کی ایک بہت بڑی علامت یکسر الصلیب بیان فرمائی تھی۔ اس لحاظ سے تیسرا عظیم الشان علمی معجزہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" ہے حضور نے خدا سے الہام پاکر یہ بیان فرمایا کہ مسیح ہرگز آسمان پر نہیں گیا۔ بلکہ زمین پر فوت ہوا۔ حضور نے خود بائیبل سے قطعی دلائل سے ثابت فرمایا کہ مسیح صلیب پر چڑھا ضرور لیکن اس کی موت صلیب پر ہرگز واقع نہ ہوئی تھی اور وہ یہود کے ہاتھوں سے ستایا ہوا یہود کے دیگر قبیلوں کی تلاش میں کشمیر پہنچا اور محلہ خانیار میں دفن ہوا جہاں اس کی قبر اب تک موجود ہے۔ اس انکشاف نے ایوان عیسائیت میں تزلزل ڈال دیا۔ اور مسیح کی ابنیت کے باطل خیال کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا ؏

قد مات عیسیٰ مطرقاً و نبینا
حی و ربی انہ وافانی

یعنی حضرت عیسیٰ یقیناً مر گئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید ہیں! اور مجھے خدا کی قسم ہے کہ حضور نے مجھے شرف ملاقات بخشا ہے۔

میں یہ بیان کرنے سے رک نہیں سکتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی درسگاہ میں ریسرچ کی کوئی کسی قسم کی تعلیم حاصل نہ کی تھی۔ اور حضور کو تاریخی اور دیگر قسم کی تحقیقاتوں سے کوئی لگاؤ نہ تھا۔ حضور کو تو ایک ہی بات آتی تھی اور وہ یہ تھی کہ اللہ اور اس کے محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کا پرزور نئے سے نیا اسلوب اختیار کیا جائے۔ حافظ علیہ الرحمۃ کا یہ شعر حضور کے حسب حال تھا۔ ؏

ما قصہ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

دراصل یہ صرف الہام اور خدائے علیم و خبیر کے اپنے دئے ہوئے علم پر مبنی تحقیقات تھی جس نے اس مخفی حقیقت پر کہ مسیح فلسطین سے اٹھا۔ اور تبت ہوتا ہوا کشمیر پہنچا ایک سورج چڑھا دیا۔ اور اب ہر دن جو چڑھ رہا ہے اس حقیقت کو پختہ سے پختہ تر ثابت کر رہا ہے۔ نئے سے نئی معلومات حضور کی اس تحقیقات کی تصدیق کر رہی ہیں۔ ایک سچے مومن کے دل میں سرور کی حد نہیں رہتی جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلام اور نائب کی یہ تعریف بیان کی کہ وہ آئے گا اور صلیب کو پاش پاش کر دیگا۔ یہ دیکھ کر دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ کہ یہ عظیم الشان کارنامہ جو اپنی جملہ تفصیل کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز معجزہ ہے۔ کس طرح ایک وادیٔ غیر ذی زرع کے ایک حارث اور ظاہری علوم کے لحاظ سے ناآشنا انسان کے ہاتھوں ظاہر ہوا۔ معجزات کے جسم سے اگر عجوبہ پسندی کے پر کاٹ دیئے جائیں۔ اور واقعات کے آئینے میں سے معجزے کا چہرہ دیکھنا مقصود ہو تو یہ تحقیقاتی معجزہ ایک حیرت انگیز معجزہ ہے جس سے دل خدا کی ہستی پر یقین سے بھر جاتے ہیں۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی مہر دلوں پر لگ جاتی ہے۔ اور حضور مسیح موعود علیہ السلام کا اس سے اپنے دعویٰ میں سچا ہونا قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے اور یہی حضور کی آمد کا مقصد تھا۔

حضور کا چوتھا علمی معجزہ

اس معجزہ کے بیان کرنے سے پہلے ایک پس منظر کا سامنے رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ ممالک ہند و پاکستان ملک عرب سے ہزاروں کوس دور ہیں۔ عربی زبان بے شک ایک زندہ زبان ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد یہ زبان بہت دور دور پھیلی اور وہاں بولی جانے لگی۔ لیکن ہندوستان میں اس زبان کے جاننے والے بہت ہی تھوڑے رہے ہیں! اور انہوں نے بھی اسے کبھی زندہ زبان کی طرح نہ سیکھا۔ نہ پڑھا نہ اس میں کلام کیا وہ علماء جنہوں نے تیرہ چودہ سو سال کے عرصہ میں براعظم ہند و پاک میں تصانیف فرمائیں انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ دوسری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولد و مسکن قادیان بٹالہ شہر سے بھی گیارہ میل دور ایک ایسا گاؤں تھا۔ جہاں کوئی دینی علوم کی درسگاہ نہ تھی۔ حضور کا خاندان بلاشبہ بڑا معزز رئیسوں کا خاندان تھا۔ لیکن ان کے ہاں بھی دینی علوم سے کوئی شغف نہ تھا حضور نے چند ابتدائی عربی کتابیں گھر میں پڑھیں لیکن کبھی کسی درسگاہ میں جا کر تحصیل علم نہیں کی۔ صرف اور صرف ایک چیز فطرتی طور پر آپ کو ملی ہوئی تھی اور وہ قرآن کریم کی بے انتہا محبت تھی۔ علامہ میر حسن صاحب سیالکوٹی (استاد علامہ اقبال) اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ حضور جب تیئیس ۲۳ چوبیس ۲۴ سال کی عمر کے تھے اور سیالکوٹ میں ایک ملازمت کے سلسلہ میں قیام فرما تھے۔ تو حضور کا ملازمت کے اوقات کے باہر قرآن خوانی اور اس پر غور و تدبر کے سوا اور کوئی شغل نہ تھا اور قدما لوگوں نے حضور کو دیکھا۔ کہ حضور قرآن شریف پڑھتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ آپ کے کمرے میں قرآنی آیات کے سینکڑوں قطعات آویزاں تھے۔ اور وہ آیات وہی تھیں جن پر دشمنانِ اسلام نے اعتراضات کئے ہوئے تھے۔ ایک دل تھا۔ جو ان اعتراضات کی وجہ سے ماہی بے آب کی طرح تڑپتا اور ایک آتش سوزاں میں کباب ہوتا رہتا تھا۔ آسمان پر ۴۴ خدا اس عجیب و غریب درد سوز کو دیکھ رہا تھا۔ آخر اس کا رحم دنیا کے لئے اور اس تڑپنے والے کے لئے جوش میں آیا۔ اور اس نے اس پر اپنی پاک کتاب قرآن کریم کے حقائق و معارف اس طرح نازل کئے کہ دنیا انگشت بدنداں ہے۔ خدا نے ان حقائق و معارف کا علم اور ان کے بیان کرنے کی ایک غیر معمولی قوت حضور کو عطا کی جیسا کہ پہلے سے اس کی خبر دی جا چکی تھی الرحمٰن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان۔ خدائے رحمانی ہے۔ اس نے قرآن سکھایا ہے اور ایک انسان کو پیدا کیا۔ اسے بیان سکھایا۔ اس سلسلے میں بیان کرنے والے کو جو اپنے آقا کی پیروی میں ظاہری علوم کے لحاظ سے قریباً امی تھا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف بیان کرنے کے لئے حضورؑ کو عربی زبان کا غیر معمولی علم اور اس میں بے نظیر فصاحت و بلاغت کا نشان عطا فرمایا۔

چنانچہ آپ اپنی کتاب ضرورۃ الامام میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں قرآن کریم کے معجزہ کے ظل کے طور پر فصاحت و بلاغت کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے"!

اس نشان کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپکے ذریعہ اپنی قدرت نمائی کا ایک عجیب کرشمہ دکھایا حضور فرماتے ہیں:۔

"کہ ایک رات میں مجھے عربی زبان کا چالیس ہزار مادہ سکھایا گیا"!

اور اس بنا پر آپ نے دعویٰ کیا کہ عرب و عجم کے لوگ مل کر بھی مقابلہ کرنا چاہیں تو وہ ناکام رہینگے۔

(باقی)

مسجد کی تعمیر کے لئے زمین بیچ کر رقم ادا کردی

ایک دوست کی طرف سے سات سال کی سالانہ ترقی کی ادائیگی

مسجد فرینکفورٹ کے لئے خادمانِ دین کا جوش و خروش

مسجد فرینکفورٹ کی تحریک شائع ہو گئے بعد جماعتوں سے جو اطلاعات مل رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدیداران جماعت اس تحریک کو کامیاب بنانے میں ہمہ تن مشغول ہیں امید ہے ان احباب کی طرف سے مکمل فہرستیں جلدی دفتر میں پہنچ جائیں گی۔ انفرادی طور پر بھی اس تحریک کا ایک نمایاں اثر نظر آیا ہے خانہ خدا کی تعمیر کے لئے احباب کرام کے وعدوں پر مشتمل روزانہ خطوط اس بات کی شہادت پیش کر رہے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قوت قدسیہ اور روحانی تربیت کے طفیل جماعت احمدیہ کے افراد دین کی خدمت کے لئے اپنے اموال کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ چنانچہ مکرم جناب ار احمد خان صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"آپ کا ارسال کردہ ٹریکٹ موصول ہوا۔ پڑھ کر بڑی مسرت حاصل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ مبارکہ احمدیہ کو اشاعت اسلام کے لئے جرمنی میں ایک اور مسجد کی تعمیر کی توفیق نصیب ہو رہی ہے الحمد للہ ...... میں نے بفضلہ تعالیٰ مسجد جرمنی ہیمبورگ کی تعمیر کے لئے ...... اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان اور توفیق سے ۱۰۰۰/- روپے اپنی زمین فروخت کر کے ادا کر دیا ہے"۔

اب اس دوست نے مسجد فرینکفورٹ کے لئے مبلغ ۹۵۰/- روپے کا وعدہ فرمایا ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء

اسی طرح مکرم ملک بشارت علی خان صاحب گوجرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جناب کا گرامی نامہ ملا۔ یاددہانی کا شکریہ بلکہ اس یاددہانی سے آپ میرے جیسے سست آدمیوں کو قربانی پر آمادہ کرنے سے اس قربانی میں حصہ دار ہو گئے ہیں ...... حسب ارشاد عرصہ سات سال کا حساب کیا گیا۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصولوں کے ماتحت میرے ذمہ مبلغ ۵۴/- روپے بنتے تھے جو جماعت لائلپور کو ادا کر دیئے ہیں"۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے بھتیجے عزیز نصیر احمد صاحب عرصہ تقریباً سات سال سے شدید اعصابی کمزوری میں مبتلا ہیں۔ گزشتہ سال وہ اپنی صحت کی خاطر نیروبی (مشرقی افریقہ) چلے گئے تھے۔ لیکن وہاں جا کر بھی صحت میں کچھ فرق نہ پڑا بلکہ صحت اور بھی زیادہ بگڑ گئی ہے۔ اور اب چلنے پھرنے سے بھی معذور ہیں۔ آپ ۲ مئی کو ۵۹ء بذریعہ ہوائی جہاز واپس اپنے وطن آرہے ہیں۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ لہذا احباب کی خدمت میں ان کے بخیریت واپس پہنچنے اور کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منصور احمد بھٹی۔ ربوہ)

(۲) میرا بھتیجا عزیزم ارشاد احمد ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری نذیر احمد کونٹا ارز۔ گوجرانوالہ)

(۳) خاکسار کچھ عرصہ سے مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے

(شیخ نذیر احمد فیض ربوہ)

تربیت اولاد اور نوجوانوں کی اصلاح

خشتِ اوّل چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

موجودہ وقت میں تربیت اولاد اور نوجوانوں کی اصلاح ایک ضروری امر ہے۔ جس کی طرف توجہ دینا احباب کا فرض ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم۔ کہ اے مومنو تمہاری بعض بیویاں اور اولادیں تمہاری دشمن ہیں۔ پس ان سے چوکس اور ہوشیار رہو (تغابن ع۲) یعنی ان کی تربیت کرتے رہو تاکہ گھر میں اصلاح کی صورت قائم رہے۔ ایک دوسرے مقام میں فرمایا۔ قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ کہ اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ اس سے ظاہر ہے کہ عدم تربیت کے نتیجہ میں انسان اپنے اہل وعیال سمیت جہنم میں پڑ سکتا ہے۔

تربیت اولاد ایسا اہم فریضہ ہے کہ خدا کے نبی اس کی تلقین کرتے رہے۔ چنانچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے۔ کان یامر اھلہ بالصلوٰۃ (مریم) کہ حضرت اسماعیلؑ اپنے اہل وعیال کو نماز کا حکم کرتے تھے۔ لغت میں ہے۔ اھل الرجل زوجتہ اور اھل کے معنے العشیرۃ و ذوو القربیٰ بھی ہیں۔ یعنی بیوی کے علاوہ کنبہ کے لوگ اور قریبی رشتہ دار (منجد) پس اپنے اہل وعیال اور کنبہ کے لوگوں کی تربیت کی ذمہ واری اگر انسان پوری کرے۔ تو یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔

قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ بعض لوگ خود تو نیک اور خدا رسیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن عدم تربیت اولاد کی وجہ سے اولاد الٹے رستے چل پڑتی ہے۔ چنانچہ سورہ مریم میں خدا رسیدہ اور نیک لوگوں کے ذکر کے بعد آیا ہے فَخَلَفَ من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات۔ کہ ان لوگوں کی جانشین بُری اولاد ہوئی جنہوں نے نماز کو ضائع کر دیا اور چھوڑ دیا اور اپنی خواہشات نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ گویا اللہ سے منہ موڑ لیا۔ فسوف یلقون غیاً۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنی سزا کو پالیں گے۔ اور جہنم میں جائیں گے۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے درس القرآن میں فرمایا ہے کہ غیّ جہنم میں ایک وادی کا نام ہے۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلعم کی حدیث ہے

کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ کہ اے لوگو تم میں ہر ایک حاکم ہے اور ایک اس کا دائرہ عمل ہے۔ اور وہ اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ والمرأۃ راعیۃ لبیت زوجھا۔ اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے۔ اور اس سے بھی سوال کیا جائے گا۔ گویا ہر ایک کو اپنے اپنے حلقہ میں نیکی قائم کرنے کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اگر وہ اپنے فرض سے کوتاہی کرے گا۔ تو اس سے باز پرس ہوگی۔ پس مرد بھی اور عورت بھی اپنے اپنے حلقہ میں تربیت کے ذمہ دار ہیں۔

اسلامی نظریہ تربیت اولاد کے متعلق یہ ہے کہ بچپن ہی سے تربیت شروع کی جائے ورنہ بڑے ہو کر اولاد میں بے باکی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر ماں باپ کی نہیں مانی جاسکتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی ہے

"مروا اولادکم بالصلوٰۃ
وھم ابناء سبع سنین
واضربوھم علیھا وھم ابناء
عشر سنین"
(مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ)

کہ جب سات کی عمر کو بچے پہنچیں۔ تو اے مسلمانو ان کو نماز کی تلقین کرو اور نماز پڑھاؤ اور جب دس سال کے ہو کر نماز نہ پڑھیں اور لاپرواہی دکھائیں۔ تو ان پر سختی کر کے نماز پڑھائی جائے باوجودیکہ آنحضرت صلعم بنہایت رحیم وکریم واقع ہوئے تھے۔ مگر آپ فرماتے ہیں کہ واضربوھم کہ ان بچوں کو مارا جائے۔ اور سختی کر کے نماز پڑھوائی جائے۔ آنحضرت کا یہ فرمان بتاتا ہے کہ آنجناب سمجھتے تھے کہ اگر بچپن سے بچوں کو نماز پر نہ لگایا گیا اور اسلامی احکام کی تلقین نہ کی گئی۔ تو بڑے ہو کر وہ اسلامی احکام سے بے تعلق ہو جائیں گے۔ چنانچہ تجربہ شاہد ہے کہ جو لوگ بچپن سے اپنے بچوں کو احکام اسلام پر نہیں لگاتے۔ تو ان کے بچے بڑے ہو کر دین سے لاپرواہ اور بے باک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس سے اوپر ترقی کریں۔ تو مادر پدر آزاد ہو جاتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہا۔ اور کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ معمار جب پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھے گا۔ تو جو دیوار بنادی ہے خواہ اسے ثریا تک لے جائے دیوار سیدھی نہ ہوگی۔ ٹیڑھی ہوگی۔

ایسا کیوں ہوگا۔ اس لئے کہ پہلی اینٹ ٹیڑھی رکھی گئی تھی۔ اسی طرح وہ لوگ جو اپنی اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں ابتداء سے درست قدم نہیں اٹھائیں گے۔ اور اصلاح و رشد پر ان کو نہیں لائیں گے۔ اُن کی تربیت کی عمارت بھی ٹیڑھی ہوگی۔ اور ان کی اولاد ان کے لئے وبال جان ثابت ہوگی۔

پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اسلامی نظریہ کے ماتحت اپنی اولاد کی تربیت میں وہ اصول استعمال کریں۔ جو تجربہ شدہ ہے۔ اور خدا رسول کا فرمودہ ہے۔ اور اولاد کو راہ راست پر لانے والا ہے۔

نتیجہ امتحان تعلیم القرآن کلاس

	عربی ۵۰	فقہ ۵۰	قرآن و حدیث	اخلاقی مسائل ۱۰۰	سیرۃ ۱۰۰	کل میزان
۱۔ عفت سلطانہ بھیکی ضلع شیخوپورہ	۱۲	۲۳	۷۳	۵۱	۶۳	۲۲۲
۲۔ فہمیدہ جڑانوالہ	۲۹	۴۰	۸۳	۶۰	۸۸	۳۰۰ اول
۳۔ حمیدہ۔ ربوہ	۱۷	۱۸	۷۲	۵۴	۶۴	۲۲۵
۴۔ زکیہ۔ پشاور	۱۷	۱۹	۷۵	۳۷	۴۲	۱۹۰
۵۔ طیبہ۔ پشاور	۱۷	۲۳	۷۴	۷۷	۶۹	۲۷۰
۶۔ امۃ الرحمن۔ ربوہ	۱۸	۲۷	۸۲	۴۴	۶۲	۲۳۳
۷۔ صغریٰ فاطمہ۔ پیادہ نگر	۸	۳۱	۷۴	۵۷	۴۶	۲۱۷
۸۔ دُرِّ شین جہاں۔ ربوہ	۲۱	۱۲	۶۸	۴۸	۳۴	۱۸۳
۹۔ امۃ الرشید۔ "	۲۳	۲۰	۶۶	۴۳	۴۲	۱۹۴
۱۰۔ نعیمہ ریحانہ۔ ربوہ	۱۴	۸	۳۳	۵۵	۳۳	۱۴۳*
۱۱۔ صالحہ قانتہ۔ ربوہ	۳۰	۱۹	۷۹	۷۱	۶۳	۲۶۲

*صرف تین مضمون میں پاس

(سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس کا التواء
یہ کلاس اب ۱۲ جولائی کو شروع ہوگی

مجالس خدام الاحمدیہ لاہور ڈویژن کی تربیتی کلاس اعلان کے مطابق ۳ مئی ۱۹۵۹ء سے شروع ہونی تھی۔ لیکن اکثر مجالس اور قائدین نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ مشورہ دیا ہے کہ یہ وقت اس کے انعقاد کے لئے موزوں نہیں۔ کیونکہ طلباء کی اکثریت اس موقعہ پر کلاس میں شمولیت اختیار نہیں کر سکتی۔ اس مشورہ کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ تربیتی کلاس اب ۳ مئی کی بجائے ۱۲ جولائی ۱۹۵۹ء سے شروع کی جائے۔ مکرم محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی ہماری درخواست پر ازراہ کرم اس تبدیلی کو منظور فرمایا ہے۔

(قائد خدام الاحمدیہ لاہور)

تعمیر فنڈ انصار اللہ
"موعودہ رقم جلد ادا کر دی جائے"

شوریٰ مجلس انصار اللہ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ تعمیر فنڈ انصار اللہ میں اس سال سترہ ہزار روپیہ کی رقم وصول کی جائے۔ تاکہ مرکز اسی سال تعمیر کا کام مکمل کر سکے اور اس سلسلہ میں جو رقوم قرض لے کر خرچ کی گئی ہیں۔ ان کی بھی ادائیگی ہو جائے۔ تمام اضلاع کے لئے رقوم مقرر کر دی گئی تھیں۔ جملہ مجالس اس امر کا جائزہ لیں کہ کیا وہ موعودہ رقم ادا کر چکی ہیں۔ جس قدر جلد وصولی ہوگی۔ اسی قدر جلد تعمیر کا کام جو شروع ہے مکمل ہو سکے گا۔ عہدہ داران سے التماس ہے کہ رقوم وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ خیرا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ — ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری از یکم مئی ۱۹۵۹ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء دی جاتی ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام	عہدہ	مکمل ایڈریس
چوہدری ظفر اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ	مکان ۸۳۸ منور آباد نواب شاہ
ڈاکٹر عبد القدوس صاحب	وائس پریذیڈنٹ و امام الصلوٰۃ	شفا میڈیکو مارکیٹ روڈ نواب شاہ
رفاقت اللہ خانصاحب	سیکرٹری مال	معرفت سیٹھ نفیر جی گوکواڑ مسجد روڈ نواب شاہ
محمد یوسف صاحب	″ اصلاح و ارشاد و تعلیم	معرفت محمد اسحٰق صاحب محمد الدین ریلوے روڈ نواب شاہ
محمد عبد اللہ صاحب	″ امور عامہ	معرفت شفا میڈیکو مارکیٹ روڈ نواب شاہ
چوہدری عبد الغنی صاحب	پریذیڈنٹ	چک پٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ
چوہدری غلام محمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
چوہدری عبد الکریم صاحب	″ زراعت	″ ″
چوہدری عبد الستار صاحب	″ تعلیم	″ ″
رائے سجاول خاں صاحب	پریذیڈنٹ	جھل بھٹیاں ڈاکخانہ کوٹ سلطان براستہ سلانوالی ضلع جھنگ
محمد رمضان صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
صوفی رمضان علی صاحب	پریذیڈنٹ	محلہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ
چوہدری مسعود احمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
مولوی عبد العزیز صاحب	″ امور عامہ	″ ″
مختار احمد صاحب ہاشمی	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
قاضی محمد نذیر صاحب	″ تعلیم	″ ″
چوہدری محمد الدین صاحب	″ وصایا	″ ″
خان بہادر چوہدری نعمت خاں صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۳۰ ر ب رام پور چوہلہ ڈاکخانہ لائلپور۔ ضلع لائل پور
محمد یعقوب خانصاحب	سیکرٹری مال	″ ″
ڈاکٹر غلام قادر صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۷ چھور براستہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
ماسٹر سید علی صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
ڈاکٹر غلام احمد صاحب	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
چوہدری مسعود احمد صاحب	″ امور عامہ	″ ″
چوہدری عطاء اللہ صاحب	″ زراعت	″ ″
چوہدری محمد عظیم صاحب	پریذیڈنٹ	تونیکی ڈاکخانہ مونکی ضلع گوجرانوالہ
نصر اللہ خانصاحب	سیکرٹری مال	″ ″
محمد شریف صاحب	″ تعلیم و زراعت	″ ″
مولوی محمد عثمان صاحب پنشنر	پریذیڈنٹ	ڈیرہ غازی خاں
محمد حنیف صاحب قمر	سیکرٹری مال	″ ″
حسن خانصاحب	″ امور عامہ	″ ″
منشی محمد علی صاحب	″ تعلیم و وصایا	″ ″
میاں خیر محمد صاحب	وائس پریذیڈنٹ، سیکرٹری ضیافت۔ امین	″ ″
چوہدری محمد خاں مامون خاں صاحب	پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال	جمیس آباد۔ ضلع تھرپارکر
چوہدری انس احمد صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد و تعلیم	″ ″
چوہدری ناصر احمد صاحب	آڈیٹر	″ ″
چوہدری خورشید احمد صاحب	پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال	محمد نگر ضلع نواب شاہ
محمد الدین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
ماسٹر عبد العزیز خانصاحب	پریذیڈنٹ	گکی نو تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ
ماسٹر عبد الستار صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
بابو محمد اشرف صاحب	″ ضیافت	″ ″
مولوی عبد الرحمٰن صاحب	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
چوہدری عبد الستار صاحب	″ زراعت	″ ″
چوہدری نذیر احمد صاحب	امین	″ ″
چوہدری ہدایت اللہ خانصاحب	پریذیڈنٹ۔ امین	کنڈیارو۔ ضلع نواب شاہ
ماسٹر محمد پریل صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	″ ″
چوہدری عبد الواحد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۸ ایم۔بی تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا
چوہدری عبد الرب صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
چوہدری خیر الدین صاحب	امام الصلوٰۃ	″ ″
مولوی عبد القدوس خانصاحب زند	پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں
سردار غلام رسول صاحب	سیکرٹری امور عامہ	″ ″
نور محمد خانصاحب چانڈہ	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
بھکو خانصاحب	″ زراعت	″ ″
چوہدری فضل احمد صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۲۸۷ ج ب پلاسور ضلع لائلپور
محمد اقبال حسین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
چوہدری رحمت علی صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۶۵ ضلع رحیم یارخاں
حافظ غلام محمد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
خان نصیر احمد خانصاحب	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
چوہدری صفدر علی صاحب	سیکرٹری امور عامہ	محمد نگر ضلع نواب شاہ
چوہدری فضل احمد صاحب	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
چوہدری طالب الدین صاحب	پریذیڈنٹ	طالب آباد ضلع نواب شاہ
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب نثار	سیکرٹری مال	″ ″
چوہدری فضل احمد صاحب ابن چوہدری رحمت علی صاحب مرحوم نمبردار	پریذیڈنٹ، سیکرٹری اصلاح و ارشاد	چک ۵۴۹ ای۔بی۔ ضلع ملتان
چوہدری محمد ابراہیم صاحب	″ زراعت و امین	″ ″
حاجی قمر الدین صاحب	پریذیڈنٹ	قمر آباد ضلع نواب شاہ
نجم الدین صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
حاجی کریم بخش صاحب	″ اصلاح و ارشاد	″ ″
قاضی غلام محمد صاحب	″ تعلیم	″ ″
ملک عبد المالک صاحب	پریذیڈنٹ	رہتاس ضلع جہلم
ملک عبد الواحد صاحب	سیکرٹری مال	″ ″
چوہدری برکت علی صاحب احمدی	پریذیڈنٹ	راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں
چوہدری شرف الدین صاحب	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	″ ″
خان اللہ داد خان صاحب نمبردار	″ اصلاح و ارشاد و تعلیم	″ ″
چوہدری ناصر احمد صاحب جاوید	سیکرٹری زراعت	″ ″
ڈاکٹر ملک نیاز محمد صاحب	پریذیڈنٹ	نیازنگر براستہ کسووال ضلع منٹگمری
ملک رشید الدین صاحب انور	سیکرٹری مال و اصلاح و ارشاد	″ ″
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنشنر	پریذیڈنٹ	پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ
حافظ محمد عبد اللہ صاحب	سیکرٹری مال	″ ″

نام	عہدہ	مکمل ایڈریس
سید عابد حسین شاہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین	ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر (سندھ)
دین محمدؐ صاحب جمونی	وائس پریذیڈنٹ	〃 〃
منشی الٰہ بخش صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
چوہدری نثار احمد صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
شیخ عبدالرحمٰن صاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
مالی بشیر احمد صاحب	〃 تعلیم	〃 〃
چوہدری احمد دین صاحب	〃 زراعت	〃 〃
مولوی عبدالغفور صاحب	پریذیڈنٹ	کوہاٹ
کلیم اللہ صاحب ناصر	سیکرٹری مال	〃 〃
حکیم عبدالرحیم صاحب	〃 اصلاح وارشاد - وصایا	〃 〃
چوہدری منیر احمد صاحب	آڈیٹر	〃 〃
چوہدری رحمت خانصاحب	پریذیڈنٹ	دھیر کے کلاں ضلع گجرات
چوہدری محمد خانصاحب عجمی	سیکرٹری مال	〃 〃
چوہدری رحمت خان صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
چوہدری احمد خانصاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
چوہدری دولت خانصاحب	پریذیڈنٹ	چک ۴۹۷ ڈاکخانہ کالوالہ ضلع جھنگ
چوہدری علی محمدؐ صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
ماسٹر محمدؐ یوسف صاحب	〃 زراعت	〃 〃
مولوی عبدالمنان صاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
حاجی عبدالرحمٰن صاحب	پریذیڈنٹ	باندھی ضلع نواب شاہ
سید علی اکبر شاہ صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
امام الدین صاحب تسکین	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
غلام قادر صاحب	پریذیڈنٹ	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان
غلام حسن صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
حکیم ابو احمد خانصاحب	〃 اصلاح وارشاد و تعلیم	〃 〃
غلام حسین صاحب مشتاق	سیکرٹری مال	چاہ اسماعیل والہ موضع چوٹی ضلع ڈیرہ غازیخان
موسیٰ خانصاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
حاجی انیس خانصاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
لعل خان صاحب	〃 تعلیم	〃 〃
مخدوم محمدؐ ایوب صاحب بی اے علیگ	پریذیڈنٹ	میانی وگھو گھیاٹ ضلع سرگودھا
ملک محمد احمد صاحب	وائس پریذیڈنٹ	〃 〃
پیر محمدؐ خلیل الرحمٰن صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
ملک نبی محمدؐ صاحب	〃 ضیافت و زراعت	〃 〃
قاضی کامل دین صاحب	〃 تعلیم	〃 〃
مخدوم عزیز احمد صاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
منشی محمد یعقوب صاحب	پریذیڈنٹ	گھنو کے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ
چوہدری محمدؐ طفیل صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
مولوی محمد رشید صاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃
چوہدری سید احمد صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
چوہدری احمد علی صاحب	〃 زراعت	〃 〃
چوہدری محمدؐ شفیع صاحب	امین	〃 〃
سید داؤد مظفر شاہ صاحب	پریذیڈنٹ - امین	محمود آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
چوہدری علم الدین صاحب	وائس پریذیڈنٹ	〃 〃 〃
شیخ غلام محمد صاحب	سکرٹری مال - وصایا	〃 〃 〃
چوہدری نذیر احمد صاحب	〃 اصلاح وارشاد	〃 〃 〃
آغا مشتاق احمد صاحب	〃 تعلیم	〃 〃 〃
منشی نذیر احمد صاحب	سکرٹری امور عامہ خارجہ	〃 〃 〃
حاجی اللہ دتہ صاحب	پریذیڈنٹ - سیکرٹری مال	لالے موسٹے ضلع گجرات
میاں خالد مسعود صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	〃 〃

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۴۴:۔ میں منور احمد عارف ولد میاں سلطان بخش صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۳/۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع کلر کہار ضلع جہلم صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

چونکہ والد بزرگوار حین حیات ہیں۔ اس لئے اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد انانوے ۹۷/- روپیہ بمعہ گرانی الاؤنس کے ہے۔ میں تاذیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ منور احمد ولد میاں سلطان بخش صاحب کلرک بیت المال ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ ذکاء اللہ قریشی ولد قریشی محمد اشرف صاحب کلرک بیت المال ربوہ

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی عفی عنہ ولد شیخ سعدی صاحب موصی ۲۷۹۷ سینئر انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۵۹/۱/۲۴

نمبر ۱۵۳۱۳:۔ میں مجیدہ بیگم زوجہ مستری عبدالرحیم صاحب مالاوالے قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا حق مہر پانچ سو روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ میرا کوئی زیور یا جائیداد نہیں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

الامتہ:۔ مجیدہ بیگم۔

گواہ شد:۔ مستری عبدالرحیم خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ حبیب اللہ خاں ایم ایس سی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ سار ٹری وصایا دارالرحمت شرقی ربوہ ۵۹/۳/۲۹

نمبر ۱۵۰۰۰:۔ میں محمدؐ یوسف بٹ ولد میاں محمد عیسیٰ صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵۸/۹/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری ملازمت اس وقت مبلغ ۵۵ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد محمد یوسف بٹ خادم مزار مبارک حضرت ام المومنین مقبرہ بہشتی مقبرہ

گواہ شد:۔ مسعود احمد دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ ساکن احمد نگر پسر موصی مذکور دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔ ۵۸/۹/۱

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب رضؓ کی تدفین

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت شیخ صاحب مرحوم ۱۲ اگست ۱۸۹۷ء کو طالب علمی کے زمانے میں ہی قادیان حاضر ہوکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کے شرف سے مشرف ہوئے تھے۔ پھر آپ نے قادیان میں ہی رہائش اختیار کی۔ اور وہیں تعلیم مکمل کی۔ چنانچہ آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بالکل ابتدائی طلبہ میں سے تھے بعد ازاں آپ نے تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہی بطور ٹیچر بھی خدمات انجام دیں۔ نیز دفتر ریویو آف ریلیجنز۔۔۔

۔۔۔۔ میں بھی کام کیا۔ آپ بہت عابد و زاہد تہجد گذار۔ دعا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے بزرگ تھے۔ آپ کے اوصاف میں دینی غیرت کا وصف بھی خاص طور پر نمایاں تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور علی الخصوص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے آپ کو والہانہ محبت تھی۔ آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قربت کا یہ خاص شرف بھی حاصل تھا کہ آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے پوتے صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب مرحوم ابن سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو الہام تریٰ نسلاً بعیداً کے سب سے اوّل مصداق تھے کو دودھ پلایا تھا چونکہ آپ کو اوائل زمانہ میں قادیان میں رہنے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر معارف مجالس میں شریک ہونے کا موقع میسر آیا تھا اور اس لحاظ سے آپ بہت سے نشانات کے عینی شاہد تھے۔ اس لئے آپ بہت پُر درد پُر اثر لہجے میں روایات سنایا کرتے تھے۔ چنانچہ گذشتہ سالوں میں مجلس انصار اللہ کے سالانہ اجتماعات کے موقع پر "ذکر حبیب علیہ السلام" کے زیر عنوان آپ نے جو ایمان افروز تقاریر فرمائیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ الفضل کے سالانہ نمبر بموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء اور ۸ و ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کے پرچوں میں آپ کی بیان کردہ بعض ایمان افروز روایات شائع ہو چکی ہیں جن سے آئندہ نسلیں مستفید ہوتی چلی جائیں گی انشاء اللہ۔

آپ نے دو بیٹے مولوی عبدالرحمٰن صاحب آف خانقاہ ڈوگراں اور ملک محمد نصیر صاحب شوگر ملز لیہ ضلع مظفر گڑھ اور اسی طرح دو بیٹیاں امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ ملک نذیر احمد صاحب پی ایس آئی سیالکوٹ اور امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ قاضی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ ایبٹ آباد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ صاحب مرحوم کے درجات

درخواست دُعا

محترم حاجی محمد فاضل صاحب فیروزپوری کو گیارہ روز ہوئے کہ گرنے کی وجہ سے دائیں پسلی پر چوٹ آئی جس کی وجہ سے وہ صاحب فراش ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے معذور۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب موصوف کو صحت عطا فرمائے۔